تفسیرالقرآن

ولایت کے حصول کا طریقہ

ولایت کے حصول کا طریقہ

مفتی محمد قاسم عطّاری*

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿اَلَاۤ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَ لَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ ﴿۶۲﴾ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ كَانُوْا یَتَّقُوْنَ ﴿۶۳﴾﴾ ترجمۂ کنز العرفان: سن لو! بیشک اللہ کے ولیوں پر نہ کچھ خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔ وہ جو ایمان لائے اور ڈرتے رہے۔ (پ11، یونس:62،63)

تفسیر: ولایت اللہ تعالیٰ کا خاص انعام ہے، جو اپنی مشیت و حکمت سے اپنے خاص بندوں کو عطا فرماتا ہے، چنانچہ اہلِ سُنّت کا عقیدہ یہ ہے کہ ولایت وہبی ہے، کسبی (محنت سے حاصل ہونے والی) نہیں۔ چنانچہ امام اہلِ سنت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا: ولایت کسبی نہیں محض عطائی ہے، ہاں کوشش اور مُجاہدہ کرنے والوں کو اپنی راہ دکھاتے ہیں۔ (فتاویٰ رضویہ، 21/606)

کتبِ عقائد میں ولی کی تعریف یوں ہے: الولی هو العارف باللہ تعالی وصفاته بحسب ما یمکن، المواظب علی الطاعات المجتنب عن المعاصی المعرض عن الانهماك فی اللذات والشهوات ترجمہ: ولی وہ ہے جو صفاتِ الٰہی کا ممکنہ حد میں معرفت رکھنے والا ہو، طاعتوں پر مواظبت کرنے والا، گناہوں سے بچنے والا اور لذات و شہوات میں ڈوبنے سے اِعراض کرنے والا ہو۔

(شرح العقائد النسفیۃ، ص316)

البتہ یہ بات واضح ہے کہ اللہ تعالیٰ بندوں کے اعلیٰ درجے کے اِخلاص و کمال پر مبنی نیک اعمال کی کثرت و مُداوَمت پر اُنہیں وِلایت کا انعام عطا فرمادیتا ہے۔ وہ اعمال کون سے ہیں جن پر یہ انعام عطا کیا جاتا ہے؟ اس کا جواب یہ ہے کہ حقیقت میں تو ربِّ کریم کی مشیّت ہے کہ چاہے تو کسی ایک عمل ہی پر مراتبِ عُلْیا عطا فرمادے، لیکن اگر اولیاء کرام کے احوال و سیرت کا مطالعہ کریں تو اُن میں درج ذیل اوصاف عموماً مشترک نظر آتے ہیں کہ یا تو اِن اعمال پر وِلایت سے پہلے ہی اِستقامت نظر آتی ہے، یا ولایت ملنے کے بعد یہ اعمالِ صالحہ اُن کی زندگی میں واضح طور پر نظر آتے ہیں۔ لہٰذا یہ اعمال اپنانے کی کوشش کریں، اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ولیوں کے فیضان کا حصہ بھی عطا فرمادے گا۔ ولایت میں دوستی، محبت، قرب اور رجوع اِلَی اللہ کا معنیٰ پایا جاتا ہے لہٰذا محبت، دوستی، قرب اور رجوع اِلَی اللہ کے اوصاف اختیار کئے جائیں۔

پہلا عمل اتباعِ سنّت ہے کہ ولایت خدا کی محبوبیت ہے اور خدا کی محبوبیت اُسے ہی ملے گی جو اس کے محبوب کو محبوب رکھے گا اور محبوب کی محبوب اداؤں کو ادا کرے گا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ﴾ ترجمہ: اے حبیب! فرمادو کہ اے لوگو! اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میرے فرمانبردار بن جاؤ اللہ تم سے محبت فرمائے گا۔ (پ3، اٰل عمرٰن:31) یہ ایک ہی راستہ ہے یعنی سنتِ نبوی جس پر

* نگرانِ مجلس تحقیقاتِ شرعیہ، دارالافتاء اہلِ سنّت، فیضانِ مدینہ کراچی

www.facebook.com/MuftiQasimAttari/

چل کر ولایت کی منزلیں طے ہوتی ہیں اور اسی اتباعِ سنت کا ایک عظیم حصہ شریعتِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر چلنا ہے جس کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿وَ اَنَّ هٰذَا صِرَاطِیْ مُسْتَقِیْمًا فَاتَّبِعُوْهُۚ-وَ لَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِیْلِهٖؕ﴾ ترجمہ: اور یہ کہ یہ میرا سیدھا راستہ ہے تو اس پر چلو اور دوسری راہوں پر نہ چلو ورنہ وہ راہیں تمہیں اس کے راستے سے جدا کردیں گی۔

(پ8، الانعام: 153)

دوسرا عمل تقویٰ ہے: تقویٰ گناہوں اور نفسانی خواہشات سے بچنے کا نام ہے اور تقویٰ کو اللہ تعالیٰ نے ولیوں کی نمایاں ترین صفت کے طور پر بیان فرمایا: ﴿اَلَاۤ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَ لَا هُمْ یَحْزَنُوْنَۚۖ(۶۲) الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ كَانُوْا یَتَّقُوْنَؕ(۶۳)﴾ ترجمہ: سن لو! بیشک اللہ کے ولیوں پر نہ کچھ خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔ وہ جو ایمان لائے اور ڈرتے رہے۔ (پ11، یونس: 62، 63)

تیسرا عمل دل کو غیر اللہ سے پاک کرنا: خدا یکتا ہے اور وہ یکتائی کو پسند کرتا ہے اور ایمان کی مٹھاس اُسے ہی دیتا ہے، جو اُس سے سب سے بڑھ کر محبت کرے، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿وَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِؕ﴾ ترجمہ: اور ایمان والے سب سے زیادہ اللہ سے محبت کرتے ہیں۔ (پ2، البقرۃ: 165) اور حدیث میں نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے یہ دعا تعلیم فرمائی: اَللّٰهُمَّ اَسْاَلُكَ اِيْمَانًا يُّبَاشِرُ قَلْبِیْ حَتّٰی اَعْلَمَ اَنْ لَّنْ يُّصِيْبَنِیْ اِلَّا مَا كَتَبْتَ لِیْ وَرِضًا بِمَا قَدَّرْتَ عَلَیَّ ترجمہ: اے اللہ! میں تیری بارگاہ سے ایسا ایمان اور یقین مانگتا ہوں جو میرے دل میں رَچ جائے، حتی کہ میں یقین رکھوں کہ مجھے وہی کچھ پہنچ سکتا ہے جو تو نے میرے لیے لکھ دیا، اور مزید جو کچھ تو نے میرے مقدر میں لکھ دیا اُس پر راضی رہنے کا سوال کرتا ہوں۔

(مسند البزار، 12/19)

اسی لیے اللہ تعالیٰ کے خاص بندوں کا دل ہر وقت خدا کے ساتھ لگا رہتا ہے، حتی کہ غافل لوگ خانہ کعبہ کے سامنے کھڑے ہو کر بھی خدا سے واصل نہیں ہوتے، بلکہ اپنی دکانداری سوچ رہے ہوتے ہیں، جبکہ اللہ کا ولی بازار میں سودا بیچتے ہوئے بھی خدا کی یاد دل میں بسائے ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿رِجَالٌۙ-لَّا تُلْهِیْهِمْ تِجَارَةٌ وَّ لَا بَیْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَ اِقَامِ الصَّلٰوةِ وَ اِیْتَآءِ الزَّكٰوةِ ﴾ ترجمہ: وہ مرد جن کو تجارت اور خرید و فروخت اللہ کے ذکر اور نماز قائم کرنے اور زکوٰۃ دینے سے غافل نہیں کرتی۔ (پ18، النور: 37) جن کا دل غیر کی محبت سے پاک ہوتا ہے، اُنہیں عبادت سے لذت ملتی ہے، جیسے حدیث میں فرمایا: جعلت قرۃ عینی فی الصلوٰۃ ترجمہ: نماز میں میری آنکھوں کی ٹھنڈک رکھی گئی۔ (مصنف عبد الرزاق، 4/249، حدیث: 7969) بلکہ نماز اُن کی معراج ہوتی ہے، جیسا کہ روایت میں ہے: الصلوٰۃ معراج المومن ترجمہ: نماز مومن کی معراج ہے۔ (مرقاۃ المفاتیح، 1/116)

چوتھا عمل حسنِ اخلاق: خدا کی صفات میں "حَلِیم، سَلام، وَهَّاب، مُعْطِی، صَبُور، شَكُور، كَرِيم، رَحِيم، رَحْمٰن، غَفَّار اور سَتَّار" ہے، تو وہ بندوں میں اپنی ایسی صفات کا عکس پسند فرماتا ہے، نیز تمام مخلوق اللہ کی عیال ہے اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب میں پیارا وہ ہے جو اُس کی عیال کے ساتھ اچھا سلوک کرے۔ (شعب الایمان، 6/43، حدیث: 7444) یونہی متقین کے متعلق فرمایا: ﴿وَ الْكٰظِمِیْنَ الْغَیْظَ وَ الْعَافِیْنَ عَنِ النَّاسِؕ-وَ اللّٰهُ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَۚ(۱۳۴)﴾ ترجمہ: اور غصہ پینے والے اور لوگوں سے درگزر کرنے والے ہیں اور اللہ نیک لوگوں سے محبت فرماتا ہے۔ (پ4، اٰل عمرٰن: 134)

پانچواں عمل عاجزی ہے: متکبر خدا کو ناپسند ہیں، جیسا کہ فرمایا: ﴿اِنَّهٗ لَا یُحِبُّ الْمُسْتَكْبِرِیْنَ(۲۳)﴾ ترجمہ: بیشک وہ مغروروں کو پسند نہیں فرماتا۔ (پ14، النحل: 23) جبکہ عاجزی والے خدا کو پسند ہیں، فرمایا: ﴿وَ عِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِیْنَ یَمْشُوْنَ عَلَى الْاَرْضِ هَوْنًا﴾ ترجمہ: اور رحمٰن کے وہ بندے جو زمین پر (عاجزی سے) آہستہ چلتے ہیں۔ (پ19، الفرقان: 63) نیز عاجزی اللہ کے حبیب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی سُنَّت ہے اور محبوب کی ہر ادا خدا کو محبوب ہے۔ سرکارِ دو عالم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم فتحِ مکہ کے موقع پر سر جھکائے

ہوئے مکّہ مکرّمہ میں داخل ہوئے۔ (شرح سنن ابو داؤد لابن رسلان، 6/43) مزید خود نبیِّ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ما تواضع احد للہ الا رفعه اللہ ترجمہ: کوئی بھی شخص اللہ تعالیٰ کے لیے عاجزی اختیار کرے، تو اللہ تعالیٰ اُسے بلندی عطا فرماتا ہے۔

(مسلم، ص1071، حدیث:6592)

چھٹا عمل نفس کا رضائے الٰہی پر راضی ہونا ہے: اولیاء کرام اپنی خوشی اور خواہش کو خدا کی مرضی پر قربان کر دیتے ہیں اور اپنا سب کچھ خدا کے حوالے کر دیتے ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنْفُسَهُمْ وَ اَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَؕ﴾ ترجمہ: بیشک اللہ نے مسلمانوں سے ان کی جانیں اور ان کے مال اس بدلے میں خرید لئے کہ ان کے لیے جنت ہے۔ (پ11، التوبۃ:111) اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَ نُسُكِیْ وَ مَحْیَایَ وَ مَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَۙ(۱۶۲)﴾ ترجمہ: تم فرماؤ، بیشک میری نماز اور میری قربانیاں اور میرا جینا اور میرا مرنا سب اللہ کے لیے ہے جو سارے جہانوں کا رب ہے۔ (پ8، الانعام:162) اور ایسوں ہی کے قول و عمل کے متعلق اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا کہ وہ کہتے ہیں: ﴿وَ اُفَوِّضُ اَمْرِیْۤ اِلَى اللّٰهِؕ اِنَّ اللّٰهَ بَصِیْرٌۢ بِالْعِبَادِ(۴۴)﴾ ترجمہ: اور میں اپنے کام اللہ کو سونپتا ہوں، بیشک اللہ بندوں کو دیکھتا ہے۔ (پ24، المؤمن:44) اور پھر یہی رضا و قضائے الٰہی پر راضی و مطمئن رہنے والی ہستیاں ہوتی ہیں جنہیں موت کے وقت ندا کی جاتی ہے: ﴿یٰۤاَیَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَىٕنَّةُۗۖ(۲۷) ارْجِعِیْۤ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِیَةً مَّرْضِیَّةًۚ(۲۸) فَادْخُلِیْ فِیْ عِبٰدِیْۙ(۲۹) وَ ادْخُلِیْ جَنَّتِیْ۠(۳۰)﴾ ترجمہ: اے اطمینان والی جان، اپنے رب کی طرف اس حال میں واپس آ کہ تو اس سے راضی ہو وہ تجھ سے راضی ہو، پھر میرے خاص بندوں میں داخل ہو جا اور میری جنت میں داخل ہو جا۔ (پ30، الفجر:27تا30)

ساتواں عمل ذکرِ الٰہی کو اپنی زندگی کا حصہ بنالینا: اولیاء کرام کی زندگی کا سب سے بڑا عمل خدا کی یاد ہے، خواہ زبان سے ہو یا دل سے یا اعضاء کے ذریعے، وہ ہمہ وقت اُسی کی یاد میں مشغول رہنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿اَلَّذِیْنَ یَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِیٰمًا وَّ قُعُوْدًا وَّ عَلٰى جُنُوْبِهِمْ﴾ ترجمہ: جو کھڑے اور بیٹھے اور پہلوؤں کے بل لیٹے ہوئے اللہ کو یاد کرتے ہیں۔ (پ4، اٰل عمران: 191) اور فرمایا: ﴿وَ الذّٰكِرِیْنَ اللّٰهَ كَثِیْرًا وَّ الذّٰكِرٰتِۙ﴾ ترجمہ: اور اللہ کو بہت یاد کرنے والے اور یاد کرنے والیاں۔ (پ22، الاحزاب:35) اور فرمایا: ﴿فَاذْكُرُوْنِیْۤ اَذْكُرْكُمْ﴾ ترجمہ: تو تم مجھے یاد کرو، میں تمہیں یاد کروں گا۔ (پ2، البقرۃ:152) اور حدیثِ قدسی میں فرمایا گیا: انا جلیس من ذکرنی ترجمہ: جو مجھے یاد کرے، میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں۔ (مرقاۃ المفاتیح، 5/68، تحت الحدیث:2285، مصنف ابن ابی شیبہ، 2/66، حدیث:1231)

اللہ تعالیٰ ہمیں اولیاء کرام کی پاکیزہ سیرتوں کا فیضان عطا فرمائے اور ہم اللہ کی بارگاہ میں اس کے ولیوں کی محبت کا سوال کرتے ہیں جو سوال ہمیں اللہ کے پیارے حبیب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے سکھایا ہے۔ اللّٰھم انی اسئلك حبك وحب من یحبك والعمل الذی یبلغنی حبك ترجمہ: اے اللہ! میں تجھ سے تیری محبت کا سوال کرتا ہوں، اور اس شخص کی محبت کا سوال کرتا ہوں جو تجھ سے محبت کرتا ہے، اور اس عمل کا بھی سوال کرتا ہوں جو تیری محبت تک پہنچادے۔ (ترمذی، 5/296، حدیث:3501)

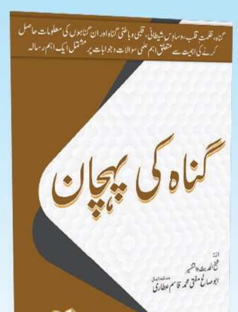

شیخ الحدیث والتفسیر مفتی محمد قاسم عطاری دامت برکاتہم العالیہ کی نئی کتاب
آج ہی دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ سے مفت ڈاؤن لوڈ کیجئے
ڈاؤن لوڈ کرنے کے لئے اس QR-Code کو اسکین کیجئے: